V-79

۲۸۸

محمد عبدالرحمٰن بارکر
مانٹریال - کینیڈا
مجلد ۱۲ جنوری ۱۹۹۹ء

Talkhīṣ-i Muʿallá

Kalb Ḥusayn Nādir
son of
Mirzā Kalb ʿAlī Khān

on grammar, prosody,
rules for noun gender,

written 1280

dated: 7 Jamādā-1-Avval
1282
(Sept. 28, 1865)

31 leaves,
21 lines per page

at the end is appended a
review of this book printed
in the Mālvah Akhbār,
Dec. 1, 1864. by Pandit
Prān Kishan

13 pages

اس لفظ اور اسمیں ظاہر ہوتا واو اور رای قرشت کا بہت ضرور ہوتا چاہیے تا کہ سامع کو او کا اشتباہ ہو از انجملہ
ہے لانا یای موحدہ تحتانی کا قبل الفاظ فارسی وعربی ناجائز قرار دیا گیا ہے جیسے بوقت صبح یا بہنگام شام
اسلئے کہ یہ طور فارسی کا ہے تلفظ اور تکلم میں یہ نہیں کوئی بولتا کہ ہم بوقت صبح آئینگی یا بہنگام شام جائینگی چنانچہ
اس مصرعہ سے پایا جاتا ہے مصرعہ بہنگام سحر کوئی یہ تم او از انجملہ ہے لفظ عرصہ کا کہ قدما کی
کلام میں بمعنی دیر مستعمل تھا اور درحقیقت بمعنی میدان ہے اب اسکی مقام پہ وقفہ بولتے ہیں از انجملہ
ہے قدما کی کلام میں بقاعدہ فارسی کی یای تحتانی کو مقام غیر اضافت حرف کرتے تھے یہ بھی اب
متروکات سے ہے جیسا کہ اس شعر سے اہل دہلی کی واضح ہوتا ہے بیت سر بوقت ذبح اپنا اس قاتل کی
زیر پای ہے یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جای ہے اردو میں زبان فصیح یہ بہنگام تکلم ایسا جاری نہیں
ہوتا از انجملہ ہے لفظ رکھی کا کہ تحقیق کاف کی ناجائز سمجھی گئی ہے جای اس کاف مشدد ہوتا چنانچہ اس مصرعہ
سے مثال تحقیق کی پیدا ہوتی ہے مصرعہ سر تن سے جدا ہوئے تو قبضہ پہ رکھو ہاتھ از انجملہ ہے لفظ
میاں کا بمعنی معشوق کہ کلام قدما میں مورد ہوتا تھا اب متروک ہے جیسا کہ اس شعر میں شعر
فقیرانہ آئی صدا کر چلی میاں خوش رہو ہم دعا کر چلی از انجملہ ہے لفظ لی لی کہ یہ بھی کلام قدما
میں مستعمل تھا اب متروک ہے چنانچہ اس مصرعہ سے واضح ہے مصرعہ بل بی ترا غرور کہ اوشانوں پہ ہے
از انجملہ ہے کہ کلام قدما میں گاہ گاہ عیب ایطا کا بھی قوافی میں آتا تھا خصوصاً مرثیہ گویوں کی کلام میں
چنانچہ مرثیہ مشہورہ ضمیر جسکا مصرع اول یہ ہے مصرعہ میدان میں آمد آمد قاسم کی دھوم ہے شاہد
اس بیان کا ہے کہ ایک بند میں شفقت اور بلبلین کو قافیہ کیا ہے لیکن ایطا ثابت ہے الفاظ ہندی
میں بھی ایطا ممکن ہے مثلاً جلانا اور ہنسانا تا اگر مطلع میں قافیہ ہو تو ظاہر ہے کہ جل اور ہنس اصلی لفظ
ہیں اور الف دونوں میں علامت متعدی ہونیکی ہے اور ایطا اسیکو کہتے ہیں ایسے قوافی مطلع میں
مستحسن الترک ہیں از انجملہ ہے تعقید لفظی کہ جسکی سبب سے لطف شعر جاتا رہتا ہے فارسی میں بھی شعرا
سے یہ امر ہوا ہے اور شعرای اردو بھی اس سے خالی نہیں ہیں مثال فارسی کی یہ ہے بیت نخواند این چمن
از سرو دو لالہ خالی ماند یکی ہمی رود و دیگری ہمی آید دیکھا جاتا ہے کہ اول مصرعہ میں نخواند اور آخر مصرعہ میں ماند آیا ہے